105994 ـ عقد نكاح كے ايك روز بعد طلاق كے وسوسہ كا شكار ہو گيا

سوال

ميرا سوال طلاق ميں وسوسہ كے متعلق ہے: ميرا ايك لڑكى سے عقد نكاح ہوا ہے اور ميں اس سے بہت محبت كرتا ہوں عقد نكاح كے ايك روز بعد شطيان نے نماز ميں مجھے طلاق كا وسوسہ ڈالا كام پر ہوؤں يا گھر ميں يا بيت الخلا ميں يا سويا ہوا ہوں يہى وسوسہ رہتا ہے.
ايك دن ميں العفاسى چينل ديكھ رہا تھا جس ميں ازدواجى زندگى كے بارہ ميں ايك ويڈيو كلپ تھا جس ميں خاوند اور بيوى كے مابين پيدا ہونے والى مشكلات بيان ہوئى ہيں ايك شخص كہنے لگا: ميں جانے والا ہوں تو ميں نے اسے سنا اور آواز كے ساتھ دھرايا تجھے طلاق، ليكن مجھے كوئى علم نہيں اور نہ ہى ادراك تھا، اللہ ميرى نيت كو جانتا ہے ميں نے بغير شعور كے يہ الفاظ بولے.
اور ميرى نيت ميں ميرى بيوى كے متعلق كوئى چيز بھى نہ تھى بلكہ ميں تو اسے محبت كرتا اور چاہتا ہوں اس سلسلہ ميں شرعى حكم كيا ہے جس حالت ميں يہ الفاظ بولے ہيں آيا طلاق واقع ہوئى ہے يا نہيں اور اس وسوسہ كا علاج كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سے دعا ہے كہ آپ كو شفا يابى و عافيت سے نوازے.

آپ نے جس طلاق كا ذكر كيا ہے وہ طلاق واقع نہيں ہوئى.د

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" وسوسہ ميں مبتلا شخص كى طلاق واقع نہيں ہوتى چاہے وہ زبان سے اس كے الفاظ بھى ادا كر لے جب تك وہ طلاق كا قصد اور ارادہ نہ ركھتا ہو، كيونكہ يہ الفاظ تو وسوسہ والے شخص سے بغير قصد اور ارادہ كے صادر ہوئے ہيں، بلكہ اس كى عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے، اور وہ اس وسوسہ كى قوت دافع اور مانع كى قوت كى قلت كى بنا پر مجبور ہے.

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" عقل پر پردہ پڑا ہونے كى صورت ميں طلاق نہيں ہوتى "

اس لیے اگر وہ حقیقی طور پر اطمنان کے ساتھ طلاق کا ارادہ نہ کرے تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی، تو جس چیز پر ا سکا قصد اور ارادہ ہی نہیں اور وہ مجبور ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہو گی " انتہی

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 277).

آپ کو اپنے وسوسہ کے علاج کے لیے اللہ تعالی کا کثرت سے ذکر کرنا چاہیے اور نیك و صالح اعمال بھی کثرت سے کریں، اور وسوسہ سے آپ اعراض کریں اور اس پر توجہ مت دیں، اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (41027) اور (10160) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ وسوسہ اعوذ با اللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے سے زائل ہو گا، اور بندے کی انتہاء یہ ہونی چاہیے کہ جب اسے وسوسہ یعنی شیطان یہ کہے کہ: تم نے چہرہ نہیں دھویا تو وہ کہے: کیوں نہیں میں نے اپنا چہرہ دھویا ہے، اور جب اس کے دل میں یہ بات پیدا ہو کہ اس نے نیت نہیں کي تو وہ تکبیر کہے اور دل سے کہے کیوں نہیں میں نے نیت کی اور تکبیر کہی ہے، چنانچہ وہ حق پر ثابت قدم رہے اور اسے جو وسوسہ آ رہا ہے اسے دور کر دے اور اس کی طرف توجہ مت دے، تو جب شیطان اس کی قوت و ثابت قدمی دیکھےگا تو خود ہی پیچھے ہٹ جائیگا.

وگرنہ جب شیطان بندے میں شکوك و شبہات کو قبول کرنے والا دیکھتا ہے اور وسوسہ کی طرف التفات کرنے والا پاتا ہے تو اس طرح کی اشیاء اس میں پیدا کرتا ہے جس کو دور کرنے سے بندہ عاجز آ جاتا ہے، اور اس کا دل شیطان کے وسوسوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے، جنوں اور انسانوں کی باتوں کو مزین کرنا شروع کر دیتا ہے، اور اس طرح وہ اس سے دوسرے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے حتی کہ شیطان اسے تباہی کے دھانے پر لے آتا ہے " انتہی

دیکھیں: درء التعارض (3 / 318).

اس لیے آپ اپنے آپ سے وسوسہ کو دور کریں اور اس کی طرف توجہ بھی نہ دیں تو ان شاء اللہ کے حکم سے یہ زائل ہو جائیگا.

واللہ اعلم .